مطالعہ حدیث کورس
طہارت و پاکیزگی
www.KitaboSunnat.com
5
دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (5) طہارت و پاکیزگی

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	5
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد
سن اشاعت	....	۲۰۰۰ء - ۱۴۲۱ھ

فہرست مضامین

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی، غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث، اس کی جمع و تدوین، اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Goldzeha، Guillau me اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے، اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کرلے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل، تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخ و تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث، یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے، تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی

تعارف

مطالعہ حدیث کورس کا یہ پانچواں یونٹ ہے' اس میں احادیث کی روشنی میں طہارت کی اہمیت و ضرورت اور معاشرتی زندگی میں پیش آنے والے طہارت وپاکیزگی کے مسائل کے علاوہ اسلام کا فلسفہ طہارت بھی بیان کیا گیا ہے۔

اس یونٹ کے بغور مطالعہ سے طہارت وپاکیزگی کے اہم فقہی مسائل سے آگاہی کے ساتھ ساتھ آپ کو اس بات کا بھی علم حاصل ہو گا کہ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے' چاہے اس کا تعلق زندگی کے چھوٹے چھوٹے انفرادی معاملات کے ساتھ ہو یا ریاستی امور اور بین الاقوامی تعلقات کے ساتھ' یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی احادیث میں ہمیں سونے کے آداب' کھانے کے آداب' جمائی کے آداب' لباس کے آداب' طہارت کے آداب وغیرہ سے متعلق بھی تفصیلی تعلیمات دی ہیں۔ یہ اسلام کے کامل اور ہمہ گیر ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جو دین زندگی کو نکھارنے' سنوارنے اور غیر معمولی جاذبیت سے آراستہ کرنے کے لیے انسانیت کو یہ بیش بہا اصول و آداب عطا کرتا ہے وہ بلا شبہ اس قابل ہے کہ وہ انسانیت کی فلاح و اصلاح کا ضامن ہو' اور انسانیت اس کو قبول کر کے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعمیر اس کے عطا کردہ اصولوں کے مطابق کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی :

طہارت کی اہمیت :

۱. قال اللہ تعالی: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ . (البقرۃ۲:۲۲۲)

اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے (جو بدی سے باز رہیں) اور پاکیزگی اختیار کریں۔

۲. فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (التوبۃ۹:۱۰۸)

اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔

۳. اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا .

(الاحزاب۳۳:۳۳)

اللہ تعالی تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت سے گندگی کو دور کرے اور تمھیں پوری طرح پاک کر دے۔

٤. قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ o وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ o (المدثر ۷۴ : ۲،۳،۴)

اٹھو اور خبردار کرو اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

احادیث نبوی

طہارت جزو ایمان ہے :

۱۔ عن ابی مالك الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ الطهور شطر الایمان ۔

(صحیح مسلم: کتاب الطهارة)

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''طہارت اور پاکیزگی جزو ایمان ہے''

مفہوم :

۱۔ نصف ایمان تو یہ ہے کہ آدمی روح کو پاک صاف رکھے اور نصف ایمان یہ ہے کہ آدمی جسم کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھے۔

۲۔ روح کی طہارت و نظافت یہ ہے کہ اسے کفر و شرک اور معصیت و ضلالت کی نجاستوں سے پاک کر کے صالح عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کیا جائے اور جسم کی طہارت و نظافت یہ ہے کہ اس کو جسمانی ناپاکیوں سے پاک و صاف کیا جائے۔

۲۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك والاستنشاق بالماء وقص الاظفار وغسل البراجم نطف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء قال زكريا قال مصعب ونسيت العاشرة الا أن تكون المضمضة . (سنن ابو داؤد: کتاب الطهارة)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : دس چیزیں فطری سنت ہیں، مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا، زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن

شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا ہوں' شاید وہ کلی کرنا ہے۔

مفہوم :

۱۔ طہارت کی یہ صورتیں جنہیں فطرت میں شمار کیا گیا ہے' حضرت ابراہیمؑ سے منقول ہیں اور آپؑ کے بعد تمام انبیاء کی سنت رہی ہیں۔

۲۔ انسان کی ظاہری خراب اور خستہ حالت کا اثر اس کے قلب اور روح پر بھی پڑتا ہے' اس لیے جہاں اسلام نے عقیدہ کی صفائی پر زور دیا ہے وہاں جسم کی صفائی کی بھی تاکید کی ہے۔

۳۔ انسان کا ظاہر اس کے باطن کی غمازی کرتا ہے اور اس سے اس کی پوری شخصیت کی پہچان ہوتی ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا :

۳۔ عن انس رضی الله عنه یقول کان النبیﷺ اذا دخل الخلاء قال اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (سنن ابوداوٗد: کتاب الطهارة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے : "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں سے' ان شیطانوں سے بھی جو مذکر ہیں اور ان سے بھی جو مؤنث ہیں۔

مفہوم :

۱۔ ندی نہر کے گھاٹ پر' عام راستوں پر اور سایہ دار جگہوں پر قضائے حاجت کے لیے نہیں بیٹھنا چاہیے۔

۲۔ بیت الخلاء جاتے وقت مذکورہ دعا پڑھیے اور باہر آنے پر یہ دعا "**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ**" پڑھے۔

۴۔ عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت من حدثكم ان رسول اللّٰهﷺ كان يبول قائماً فلا تصدقوه' ماكان يبول الاقاعدًا. (جامع ترمذی: کتاب الطهارة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تم سے یہ بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے اس کی بات کو سچا نہ جانو' کیونکہ آپؐ صرف بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے۔

مفہوم :

اس حدیث سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ پیشاب ہمیشہ بیٹھ کر کرنا چاہیے ہاں اگر واقعی مجبوری یا عذر ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کر سکتے ہیں لیکن عام حالات میں اس سے سختی سے پرہیز کرنا چاہیے۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا چاہیے :

۵۔ **عن ابن عباس قال مرّالنبیﷺ علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر' اماهذا فکان لا یَسْتَنِزهُ من البول وأما هذا فکان یمشی بالنمیمة ثم دعا بعسیب رطب فشقه بأثنین ثم غرس علی هذا واحدا وعلی هذا واحدا وقال لعله یخفف عنهما مالم ییبسا.**

(سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارة)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ : ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور وہ کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جار ہے' جہاں تک اس (قبر والے) کا تعلق ہے' تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور وہ (قبر والا) چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

مفہوم :

۱۔ کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیا جارہا' کا مفہوم یہ ہے کہ یہ ایسا گناہ نہیں ہے جس سے بچنا دشوار ہو' معمولی سی احتیاط کی ضرورت ہے۔

۲۔ پیشاب میں احتیاط نہ کرنے کی صورت میں کپڑے اور بدن ناپاک رہیں گے اور نماز بھی ادا نہیں ہو گی۔

۳۔ چغل خوری بھی عذاب قبر کا باعث ہے۔

۴۔ سبز ٹہنی سے عذاب میں کمی نبی ﷺ کا معجزہ ہے اور بعض علماء کی رائے میں سبز ٹہنی اللہ کی حمد و ثنا کرتی ہے جس کی وجہ سے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔

۵۔ اس حدیث سے عذاب قبر بھی ثابت ہوتا ہے۔

پانی اور اس کی اقسام :

۶۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سأل رجل رسول ﷺ فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر، ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأ نا عطشنا، أفنتو ضاء بماء البحر فقال رسول اللہ ﷺ ھو الطھور ماء ہ و الحل میتتہ. (جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد : کتاب الطھارۃ)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں : ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اور کہا اے اللہ کے رسول ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا پانی ہوتا ہے، جب ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں ؟آپ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

مفہوم :

۱۔ دریا، سمندر چشمے وغیرہ کا پانی ہمیشہ بہتا رہتا ہے اس لیے اگر اس میں گندگی وغیرہ پڑ جاتی ہے تو وہ اتنا گندہ نہیں ہوتا کہ اس سے پاکی حاصل نہ کی جا سکے، یہی حکم بڑے تالاب کا بھی ہے۔

۲۔ اگر پانی تھوڑا ہے تو گندگی گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔

۳۔ وضو اور غسل میں استعمال شدہ پانی پاک تو ہوتا ہے مگر اس سے پاکی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

۷۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال: اذا شرب الکلب فی اناء أحدکم فلیغسلہ سبع مرات. (صحیح بخاری، صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو وہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

مفہوم :

۱۔ کتے، سور اور تمام درندے مثلاً شیر، بھیڑیا وغیرہ کا جھوٹا ناپاک ہے لیکن یہ حکم برتن کے پانی یا کنوؤں کا ہے۔

۲۔ اگر یہ جانور ندی یا دریا سے پی لیں تو اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ سے پانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

وضو کا بیان :

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. (المائدة ۵:۵)

مومنو! جب نماز پڑھنے کے لیے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو' اور اپنے سروں پر مسح کر لو اور پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھولو۔

وضو کی فضیلت و برکت :

عن نعیم بن عبداللہ انه رأى ابا هريرة يتوضاء فغسل وجهه ويديه حتى كاد يبلغ المنكبين ثم غسل رجليه حتى رفع الى الساقين ثم قال سمعت رسول اللهﷺ يقول ان امتى ياتون يوم القيامة غرا محجلين من أثر الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرتهٗ فليفعل.

(صحيح مسلم: كتاب الطهارة)

نعیم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا' حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنا چہرہ دھویا اور ہاتھ کندھوں کے قریب قریب تک (یعنی کہنیوں سے بھی اوپر) تک دھوئے' پھر اپنے پاؤں پنڈلی تک دھوئے پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ : "میری امت (کے چہرے اور ہاتھ) وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے' جو جتنا اس چمک کو بڑھا سکتا ہے اسے بڑھانا چاہیے۔

مفہوم :

۱۔ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی امت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہو گی کہ نماز کی پابندی کرنے والے اہل ایمان کے وضو کے اعضاء جگمگا رہے ہوں گے۔

۲۔ ہاتھوں کو صرف کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا ضروری ہے البتہ اس سے ابو ہریرہؓ کا رسول اکرم ﷺ سے محبت' اتباع سنت اور شوق آخرت کا اندازہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بیان :

۸۔ عن حمران بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان توضاء فأ فرغ على يديه ثلثا فغسلهما ثم تمضمض واستنشر وغسل وجهه ثلثا وغسل يده اليمنى الى المرافق

ثلثا ثم الیسری مثل ذالك ثم مسح رأسه ثم غسل قدمه الیمنی ثلثا ثم الیسری مثل ذالك ثم قال رأیت رسول اللهﷺ توضا مثل وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر الله له ماتقدم من ذنبه ۔ (سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارة)

حضرت عثمانؓ بن عفان کے غلام حمران بن ابان سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ : میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا' پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو' پھر سر کا مسح کیا پھر اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور دل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ عملاً بتایا' یہ طریقہ تعلیم و تربیت کے لیے زیادہ مؤثر ہے۔

۲۔ وضو کرنے سے چھوٹے موٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اگر اعضاء وضو کو تین بار سے کم دھویا جائے تو بھی وضو ہو جائے گا۔ لیکن ثواب میں کمی واقع ہو جائے گی البتہ تین سے زائد مرتبہ نہیں دھونا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنا اسراف ہے۔

ڈاڑھی کا خلال کرنا :

۹۔ **عن عثمان بن عفان أن النبیﷺ کان یخلل لحیته۔ (جامع ترمذی: کتاب الطهارة)**

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ڈاڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

مفہوم :

۱۔ ڈاڑھی کا خلال سنت ہے۔

۲۔ سنن ابو داؤد میں ڈاڑھی کے خلال کرنے کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : رسول اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو آپ ﷺ پانی کا ایک چلو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے

سے ڈاڑھی میں داخل کرتے اور اس سے خلال کرتے۔

انگلیوں کا خلال کرنا :

عن ابن عباس رضی الله عنه أن النبیﷺ قال اذا توضأت فخلل بین أصابع یدیك ورجلیك. (جامع ترمذی: کتاب الطهارة)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو، تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر لیا کرو۔

مفہوم :

۱۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا سنت ہے۔

۲۔ خلال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس طرح کسی جگہ کے خشک رہنے کا امکان نہیں رہتا۔

پہلے دائیں عضو کو دھونا سنت ہے :

۱۰۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه أن النبیﷺ قال اذا لبستم واذا تو ضأتم فابدؤوا بمیامنكم. (جامع ترمذی و سنن ابو داؤد: کتاب الطهارة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کپڑے پہنو اور جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔''

کانوں کا مسح :

۱۱۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما أن النبیﷺ مسح براسه واذنیه ظاهر هما وباطنهما. (سنن ابی داؤد: کتاب الطهارة)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے وضو فرماتے ہوئے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں کانوں کے اندر اور باہر انگلیاں پھیریں۔

مفہوم :

۱۔ کانوں کا مسح سنت ہے۔

۲۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چھلا یا ناک میں کیل ہو تو اسے بھی ہلا لینا چاہیے تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔

وضو کے بعد کی دعا :

۱۲۔ **عن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما منكم من أحد يتوضا، فيسبغ الوضوء ثم يقول: أشهد أن لا اِله اِلّا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايهاشاء.** **(صحيح مسلم: كتاب الطهارة)**

جو بھی تم میں سے کامل وضو کر کے یہ دعا پڑھتا ہے "**أشهد أن لا اِله اِلا الله**.........**الخ**" اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو۔

مفہوم :

اگر تم وضو کے دوران اپنے اعضاء دھونے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو اور فارغ ہو کر مذکورہ دعا پڑھو، تو محض تمہارے اعضاء ہی نہ دھلیں گے بلکہ دل بھی دھل جائے گا۔

وضو کا مسنون طریقہ :

۱۔ **نیت** : وضو کرنے والا پہلے یہ نیت کرے کہ میں محض اللہ کی رضا اور اس کی طرف سے عائد کردہ فرض کی ادائیگی کے لیے وضو کرتا ہوں۔

۲۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر وضو شروع کرے۔

۳۔ وضو کے لیے پہلے داہنے ہاتھ میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک اچھی طرح تین بار دھوئے۔

۴۔ **مسواک** : پھر تین بار کلی کرے اور مسواک بھی کرے، نبی ﷺ نے مسواک کا غیر معمولی اہتمام فرمایا ہے۔ اگر مسواک نہ ہو تو شہادت کی انگلی سے اچھی طرح دانت صاف کرے، اگر روزہ نہ ہو تو حلق تک پانی پہنچائے۔

۵۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے اور ہر بار نیا پانی لے۔

۶۔ پھر تین بار پورا چہرہ اس طرح دھوئے کہ بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے، ڈاڑھی گھنی ہو تو اس میں خلال بھی کرے۔

۷۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت اس طرح دھوئے کہ دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں سے ملتا رہے۔

وضو کے فرائض :

وضو میں چار فرائض ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔

۱۔ ایک مرتبہ پورے چہرے کا دھونا،

۲۔ ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا،

۳۔ ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا، اور

۴۔ ایک مرتبہ دونوں پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

نواقض وضو (وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) :

۱۳۔ عن علی بن طلق قال قال رسول اللهﷺ اذا فسا أحدكم فی الصلوة فلینصرف فلیتوضاء ولیعد الصلوة.(سنن ابوداؤد: کتاب الطهارة)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دوران نماز کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیے کہ لوٹ جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔''

۱۴۔ عن عبدالله ابن عمر أن رسول اللهﷺ شغل عنها لیلة فأخرها حتی رقد نافی المسجد ثم استیقظنا ثم رقد نا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علیها فقال لیس أحد ینتظر الصلوة غیركم . (سنن ابی داوٗد: کتاب الطهارة)

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں اتنی دیر کر دی کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ ہم بیدار ہوئے اور پھر سو گئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تمھارے سوا (اس وقت) کوئی شخص نماز کے انتظار میں نہیں ہے۔

مفہوم :

۱۔ چت یا پٹ، لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اونگھنے یا نماز کی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۲۔ جن حالتوں میں ہوش و حواس درست نہیں رہتے ان میں بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ بے ہوشی طاری ہونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۴۔ نشہ آور چیز سے نشہ آجائے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جب وضو ٹوٹنے کا شک ہو :

۱۶۔ عن سعید بن مسیب و عباد بن تمیم عن عمه شکی الی النبی ﷺ الرجل یجدالشئ فی الصلوۃ حتی یخیل الیه فقال لاینفتل حتی یسمع صوتا او یجد ریحا.

(سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارۃ)

سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے شکایت کی کہ اگر آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا شک گزرے تو وہ کیا کرے ؟ فرمایا : کہ وہ نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔"

مفہوم :

۱۔ اگر ہوا کے خارج ہونے کا یقین ہو تو وضو ٹوٹنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ آواز سنے یا بدبو محسوس کرے، حدیث میں مذکور حکم صرف شک کی صورت میں ہے۔

۲۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان کی دو قسمیں ہیں :

ا۔ ایک وہ جو جسم کے اندر سے خارج ہوں مثلاً پاخانہ، پیشاب، خون، پیپ، منہ بھر کر قے کرنا، استحاضہ کا خون، منی کا بغیر شہوت کے خارج ہونا وغیرہ۔

ب۔ دوسرے وہ جو خارج سے آدمی پر طاری ہوں مثلاً نیند اور بے ہوشی۔

غسل :

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۔ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (المائدۃ۵ : ۶)

اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے

کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو بس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے شاید کہ تم شکر گزار بنو۔

غسل کا سنت طریقہ :

۱۷۔ عن عائشة رضی الله عنها زوج النبیﷺ أن النبیﷺ کان اذا اغتسل من الجنابة بدافغسل یدیه ثم یتوضا کما یتوضاء للصلوٰة ثم یدخل اصابعه فی الماء فیخلل بها اصول شعره ثم یصب علی رأسه ثلاث غرف بیدیه ثم یفیض الماء علی جلده کله.

(صحیح بخاری: کتاب الطهارة)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر اس طرح وضو فرماتے جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالنے کے بعد انہیں اپنے بالوں کی جڑوں میں پھیرتے پھر اپنے سر پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے پھر اپنے پورے جسم پر پانی ڈالتے۔

غسل کا طریقہ :

دائیں ہاتھ سے پانی لے کر پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اسے دھوئے' پھر دونوں ہاتھ اچھی طرح دھو کر پورا وضو کرے' کلی کرتے وقت حلق میں پانی پہنچائے' ناک کو بھی اچھی طرح صاف کرے' وضو کے بعد سر پر پانی ڈالے پھر دائیں شانے پر اور پھر بائیں شانے پر اور پورے بدن کو اچھی طرح ملے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

۲۔ غسل کے فرائض :

غسل کے صرف تین فرائض ہیں :

۱۔ کلی کرنا

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا

۳۔ سارے بدن پر پانی پہنچانا تاکہ بال برابر جگہ بھی سوکھی نہ رہ جائے۔

غسل کب فرض ہوتا ہے:

۲۰۔ عن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأیت رسول اللهﷺ کان یغتسل فی اول اللیل اوفی آخره قال ربما یغتسل فی اول اللیل و ربما یغتسل فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الا مرسعة. **(سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارة)**

غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اکرم ﷺ کو رات کے پہلے حصہ میں غسل فرماتے دیکھا ہے یا پچھلے حصہ میں؟ فرمایا کہ کبھی پہلے حصہ میں غسل فرمالیا کرتے تھے اور کبھی پچھلے میں، میں نے کہا اللہ اکبر اس ذات کا شکر ہے جس نے اس کام میں آسانی پیدا فرمائی ہے۔

مفہوم:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباشرت کرنے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

۲۔ اگر غسل جنابت میں تاخیر بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اس قدر تاخیر نہ کرے کہ کوئی نماز قضا ہو جائے۔

حالت جنابت میں کھانا یا سونا:

۲۱۔ عن عائشة رضی الله عنها ان النبیﷺ کان اذا أراد أن یأکل اوینام تو ضا تعنی وهو جنب. (سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ ”رسول اکرم ﷺ جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرمالیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے۔“

مفہوم:

۱۔ حالت جنابت (غسل فرض ہونے کی حالت) میں کھانا یا سونا جائز ہے۔

۲۔ کھانے یا سونے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔

کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے :

۲۲۔ عن ام سلمة رضی الله عنها أن امرأة قالت یا رسول الله انی امرأة اشد ضفر رأسی أفأنقضه للجنابة؟ قال انما یکفیك أن تحثی علیه ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدك فاذا أنت قد طهرت. (صحیح مسلم: کتاب الطهارة)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اپنی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں کیا میں غسل جنابت کے لیے اسے کھولا کروں ؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمھارے لیے سر پر تین چلو پانی ڈالنا کافی ہے پھر اسے سارے بدن پر بہالو تو اس وقت تم پاک ہو جاؤ گی۔

مفہوم :

۱۔ عورت کے لیے غسل کرتے وقت سر کے بال کھولنا ضروری نہیں ہے بشر طیکہ کھولے بغیر جڑوں میں پانی پہنچ سکے۔اگر کھولے بغیر پانی نہ پہنچ سکے تو پھر بالوں کا کھولنا ضروری ہے۔

۲۔ اگر بال کھلے ہوں تو پورے اہتمام سے بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔

حیض کا بیان :

۲۳۔ عن عائشة قالت ان فاطمة بنت ابی حبیش جاء ت الی رسول اللهﷺ فقالت انی امراة استحاض فلا أطهر افأدع الصلوٰة قال انما ذالك عرق ولیست بالحیضة فاذا أقبلت الحیضة فدعی الصلوٰة فاذا أدبرت فاغسلی عنك الدم ثم صلی . (سنن ابو داوٗد: کتاب الطهارة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ : فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں مستحاضہ (بیماری کی وجہ سے خون آنا) عورت ہوں، کبھی پاک نہیں رہتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں ؟ فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے، جب حیض (ماہواری) کے دن آیا کریں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

مفہوم :

۱۔ حیض (ماہواری) میں عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۲۔ ماہواری کے ایام (زیادہ سے زیادہ دس دن) کے بعد جو خون بیماری کی وجہ سے آتا ہے وہ استحاضہ کہلاتا

ہے' استحاضہ کا خون آنے پر غسل فرض نہیں ہوتا۔

۳۔ استحاضہ کی صورت میں ہر نماز کے لیے علیحدہ وضو کیا جائے گا۔

۴۔ حیض کے دوران نماز نہیں پڑھی جا سکتی اور نہ ہی روزہ رکھا جا سکتا ہے' ہاں ایام حیض کے بعد روزے کی قضا ہے لیکن نماز کی قضا نہیں ہے۔

نفاس کا بیان :

۲۴۔ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت كانت النفساء تجلس على عهد رسول اللهﷺ بعد نفاسها أربعين يوما. (جامع ترمذی: كتاب الطهارة)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے مبارک دور میں نفاس والی عورتیں چالیس دن یا (راوی کے الفاظ میں) چالیس راتیں بیٹھی رہتی تھیں۔

مفہوم :

۱۔ نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد آتا ہے۔

۲۔ حالت نفاس میں نماز اور روزہ جائز نہیں ہے۔

۳۔ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے' کم از کم مدت کا تعین نہیں ہے۔

۴۔ نفاس کے ختم ہونے کے بعد روزے کی قضا ہے نماز کی قضا نہیں ہے۔

تیمّم :

۲۵۔ عن عائشة أنها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فأرسل رسول اللهﷺ ناسا من اصحابه فی طلبها فأدركتهم الصلٰوة فصلوا بغير وضوء فلما أتوا النبیﷺ شكوا ذالك اليه فنزلت أية التيمم فقال أسيدبن حضير جزاك الله خيرا فوالله مانزل بك أمرقط الا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين فيه بركة . (صحيح مسلم: كتاب الطهارة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار ادھار لیا تھا تو وہ گم ہو گیا' رسول اکرم ﷺ نے اس کی تلاش میں کچھ لوگوں کو روانہ فرمایا' نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی' جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بات کی شکایت کی تو آیت تیمم نازل ہو

گئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے' بخدا جب بھی آپ پر کوئی مشکل گھڑی آئی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کوئی راستہ نکالا ہے اور اسے مسلمانوں کے لیے بھی باعث برکت بنایا ہے۔

۲۶۔ عن جابر رضی الله عنه أن رسول اللهﷺ قال أعطيت خمسالم يعطهن احد قبلی نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فأيما رجل من امتی أدركته الصلٰوة فليصل' واحلت لی الغنائم ولم تحل لأحد قبلی وأعطيت الشفاعة وكان النبی يبعث فی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة. (صحيح بخاری و صحيح مسلم: كتاب الصلوة)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے قبل کسی کو نہیں دی گئی تھیں' ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے' میرے لیے تمام زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنادیا گیا ہے' میری امت میں سے جو جہاں نماز کا وقت پالے وہیں ادا کر لے' میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے جو اس سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں تھا' مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے' انبیاء کو خاص طور انہی کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔

۲۷۔ عن عمار بن ياسر قال سالت النبیﷺ عن التيمم فأمرنی بضربة واحدة للوجه والكفين. (سنن ابی داوٗد: طهارة)

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اکرم ﷺ سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے مجھے ایک ضرب (ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنے) کا حکم دیا۔

تیمّم کا سنت طریقہ:

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تیمّم کی نیت کرے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی ذرا کشادہ کر کے آہستہ سے پاک مٹی پر مارے' اگر زیادہ گرد لگ جائے تو ہاتھوں کو جھٹک کر یا منہ سے پھونک کر جھاڑ دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح ملے کہ بال برابر کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے اور ڈاڑھی میں خلال کرے' پھر اس طرح مٹی پر ہاتھ مارے' پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نچلے حصے پر رکھ کر کہنی تک پھیرے' پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کہنی کے اوپر کے حصے پر ملے۔

۲۔ تیمّم میں نیت فرض ہے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا اور پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا بھی فرض ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے :

۲۸۔ عن عبدالله ابن عمرو بن العاص رضی الله عنه عن النبیﷺ انه قال من اغتسل یوم الجمعة ومس من طیب امرأته ان کان لها ولبس من صالح ثیابه ثم لم یتخطه من رقاب الناس ولم یلغ عندالموعظة کانت کفارة لما بینها ومن لغاوتتخطی زقاب الناس کانت له ظهرا.

(صحیح بخاری : کتاب الصلٰوۃ)

عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اکرمﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو لگائی جبکہ اس کے پاس ہو اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے۔ اور پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور دوران وعظ کوئی فضول بات نہ کرے تو یہ دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور جس نے فضول بات کی اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس کے لیے یہ ظہر کی نماز ہے۔

مفہوم :

۱۔ جمعہ کے دن صفائی' ستھرائی' نہانے دھونے اور آرائش وزیبائش کرنے کا پورا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبیؐ اس دن ان باتوں کا اہتمام فرماتے تھے اور یہ آپؐ کی سنت ہے۔

۲۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ پورے وقار اور خاموشی سے سننا چاہئے اور آداب جمعہ کو ملحوظ رکھنا چاہیے ورنہ آدمی جمعہ کے اجر وثواب سے محروم ہو جائے گا۔

چھینک کا جواب اور جمائی کے آداب :

۲۹۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه أن النبیﷺ قال ان الله یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس أحدکم و حمد الله تعالی کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمك الله واما التثاؤب فانما هو من الشیطن فاذا تثاء ب أحدکم فلیرده ما استطاع فان أحدکم اذا

تثاء ب ضحك منه الشيطن. **(صحيح بخاری: کتاب الادب)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند رکھتا ہے' جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان جو سنے ضروری ہے کہ یرحمک اللہ کہے لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے' جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو طاقت بھر اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

مفہوم:

۱۔ چونکہ جمائی طبیعت میں سستی' کاہلی اور غفلت کی علامت ہے اس لیے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے' کیونکہ حالت غفلت میں انسان اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوتا ہے۔

۲۔ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جتنا کمزور ہوتا ہے اتنا ہی شیطان خوش بھی ہوتا ہے۔

۳۰۔ **عن ابی هريرة رضی الله عنه قال كان رسول اللهﷺ اذا عطس وضع يده أو ثوبه على فيه و خفض او غض بها صوته.** **(ابوداؤد' ترمذی: کتاب الادب)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی اپنے ہاتھ یا کپڑے کو منہ پر رکھ لیتے اور آواز پست کرتے۔

مفہوم:

۱۔ چھینکتے وقت منہ پر رومال رکھ لیجئے تاکہ کسی پر چھینٹ نہ پڑے' چھینکنے کے بعد **الحمدلله** کہیے' سننے والا **يرحمك الله** کہے اور اس کے جواب میں **يهديك الله** کہنا چاہیے۔

۲۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے بلکہ ہر معاملہ میں تہذیب' شائستگی اور سلیقے کے آداب کو پیش نظر رکھا ہے۔

۳۱۔ **عن معاذ قال قال رسول اللهﷺ: اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی المورد و قارعة الطريق والظل.** **(سنن ابوداؤد: باب آداب الخلاء)**

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کے تین مقامات سے بچو''۔

۱۔ دریاؤں کے گھاٹ پر

۲۔ عام راستہ میں

۳۔ اور سایہ کی جگہوں پر رفع حاجت سے

مفہوم :

۱۔ اس طرح کے مقامات پر رفع حاجت کرنے سے صاف ستھری طبعیت کے لوگوں کو گھن آتی ہے۔

۲۔ ایسے مقامات جہاں عام افراد کی آمد ورفت رہتی ہو، رفع حاجت کے لیے بیٹھ جانا بے شرمی بھی ہے اور انتہائی خود غرضی کا ثبوت بھی۔

۳۲۔ عن معاویة بن قرة عن ابیه أن رسول اللهﷺ: نهی عن هاتین الشجر تین یعنی البصل و الثوم وقال من أكلها فلا یقربن مسجدنا وقال ان كنتم لابد اكلیهما فأمیتو هما طبخا .

(سنن ابو داوٗد: باب المساجد)

معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ : رسول اکرمﷺ نے ان دو درختوں، لہسن اور پیاز سے منع فرمایا ہے آپﷺ کا ارشاد ہے کہ جو ان کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے پھر آپﷺ نے فرمایا اگر کھانا ضروری ہو تو اس کی بو کو پکا کر ختم کر دینا چاہیے۔

مفہوم :

۱۔ اسلام میں نظافت اور طہارت کا اس قدر اہتمام کیا گیا ہے کہ ایسی اشیاء جن کی بو عام طور پر ناگوار ہوتی ہے ان کو کھا کر مسجدوں میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔

۲۔ اس حدیث کی رو سے جن اشیاء کی بو ناگوار حد تک ناپسندیدہ ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۔ مجالس اور اجتماعی مواقع پر اپنے ساتھیوں کا بھی لحاظ ہونا چاہیے تاکہ ان کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچے۔

۳۳۔ عن ابی هریرة قال قال رسول اللهﷺ: من بات وفی یده غمر لم یغسله فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه . **(جامع ترمذی : کتاب الاطعمه)**

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمﷺ نے فرمایا : ''جس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو وہ اسے دھوئے بغیر سو گیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

مفہوم :

۱۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھولینا ضروری ہے خصوصاً جب کہ چکنائی وغیرہ لگی ہو۔

۲۔ غفلت اور عدم احتیاط کے نتیجہ میں جو نقصان ہوگا اس میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لیے اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

۳۴۔ **عن عبدالله بن مغفل قال قال رسول اللهﷺ: لا يبولن أحدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه . (سنن ابو داوٗد: آداب الخلاء)**

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ ایک شخص غسل خانے میں پیشاب بھی کرے اور پھر وہیں غسل اور وضو میں مشغول ہو جائے۔

مفہوم :

۱۔ اگر غسل خانہ میں پیشاب کیا جائے اور خصوصاً جبکہ اس کی زمین کچی ہو تو پھر وہاں طہارت اور پاکیزگی کا معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے۔

مسواک اور رضائے الٰہی :

۳۵۔ **عن عائشة رضي الله عنها أن النبيﷺ قال: السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب .**

(الترغيب والترهيب: كتاب الطهارة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ''مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔''

سادگی و صفائی :

۳۶۔ **عن ابی امامة قال قال رسول اللهﷺ: ان البذاذه من الايمان .** (ابن ماجه: كتاب الزهد)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سادہ زندگی گزارنا ایمان میں سے ہے۔

مفہوم :

۱۔ سادہ زندگی مومنانہ اوصاف میں سے ہے کیونکہ ایک مومن معیار زندگی بلند کرنے کی دوڑ میں شریک ہونے کے بجائے اپنی آخرت بنانے کی فکر زیادہ کرتا ہے اور اپنا بیشتر وقت اور صلاحیتیں اللہ کے دین کی راہ میں لگاتا ہے۔

۲۔ یہاں سادگی سے پراگندہ حالی مراد نہیں ہے کیونکہ اسلام کی مجموعی تعلیمات طہارت و نظافت اور خوش ذوقی کا درس دیتی ہیں۔

سلیقہ و صفائی :

۳۷۔ عن جابر قال اتانا رسول اللہﷺ زائرا' فرای رجلا شعسا قد تفرق شعرہ فقال: ما کان یجد ھذا مایسکن رأسہ ورای رجلا علیہ ثیاب وسخۃ فقال ما کان یجد ھذا ما یغسل بہ ثوبہ . (مشکوۃ:کتاب اللباس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اکرمﷺ ہمارے ہاں ملاقات کے لیے تشریف لائے' توآپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے' آپﷺ نے فرمایا : کیا اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا ؟آپﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے آپﷺ نے فرمایا : کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز نہیں ہے جس سے یہ کپڑے دھو لیتا۔

مفہوم :

۱۔ انسان فطرتاً نفاست پسند ہے اور اسلام دین فطرت ہے۔ راہبوں اور جوگیوں کے غلط تصورات کو جو لوگ قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں' در حقیقت ان تصورات کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

۲۔ نبیﷺ نے ہمیشہ سلیقہ سے زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔

پراگندہ حالی شیطانی طریقہ ہے :

۳۸۔ عن عطاء بن یسار یقول کان رسول اللہﷺ فی المسجد فدخل رجل شائرالراس واللحیۃ فأشارالیہ رسول اللہﷺ بیدہ کأنہ یأمرہ باصلاح شعرہ و لحیتہ ففعل ثم رجع' فقال

رسول اللهﷺ: الیس هذا خیر من أن یأتی احدکم وهو ثائر الراس کأنه شیطان.

(سنن ابو داوٗد: کتاب اللباس)

عطابن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مسجد میں ایک آدمی داخل ہوا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ تو حضور ﷺ نے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنی ڈاڑھی اور سر کے بال درست کر کے آئے۔ چنانچہ وہ گیا اور بال درست کر کے آیا۔

توآپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بہتر نہیں ہے اس بات سے کہ بال الجھے ہوئے ہوں' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شیطان ہے۔

خلاصہ

اسلام میں طہارت و نظافت کی اہمیت اور دین میں اس کا مقام : اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ نماز' تلاوت قرآن اور طواف کعبہ جیسی عبادات کے لیے لازمی شرط ہے بلکہ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود بھی دین کا ایک اہم شعبہ ہے اور بذات خود بھی مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنا محبوب قرار دیا ہے جو طہارت اور پاکیزگی کا پورا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**أن اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین**" "اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں"۔ (البقرہ ۲ : ۲۲۲)

نبی ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے بھی واضح ہوتا ہے کہ طہارت وپاکیزگی اسلام کا ایک حکم ہی نہیں ہے بلکہ وہ دین و ایمان کا اہم جزو ہے "**الطھور شطر الایمان**" "طہارت ایمان کا جزو ہے"۔ اور ایک دوسری حدیث میں اس کو "نصف ایمان" قرار دیا گیا ہے' یعنی نصف ایمان تو یہ ہے کہ آدمی روح کو پاک وصاف رکھے اور نصف ایمان یہ ہے کہ آدمی جسم کی صفائی اور پاکی کا خیال رکھے۔ روح کی طہارت و نظافت یہ ہے کہ اس کو کفر و شرک اور معصیت و ضلالت کی نجاستوں سے پاک کر کے صالح عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کیا جائے اور جسم کی طہارت و نظافت یہ ہے کہ اس کو ظاہری ناپاکیوں سے پاک وصاف کر کے نظافت اور سلیقہ کے آداب سے آراستہ کیا جائے۔

صفائی اور پاکیزگی کی اسی اہمیت کے پیش نظر نبی ﷺ نے طہارت کے تفصیلی احکام دیئے ہیں اور ہر معاملے میں طہارت و نظافت کی تاکید کی ہے۔

۱۔ ایک بار آپؐ سے ملنے کے لیے کچھ مسلمان خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے دانت صاف نہ ہونے کی وجہ سے پیلے ہو رہے تھے آپؐ کی نظر پڑی تو فرمایا : تمہارے دانت پیلے پیلے کیوں نظر آرہے ہیں۔ مسواک کیا کرو۔ (مسند احمد)

۲۔ نبیؐ کا معمول تھا جب نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف فرماتے۔

۳۔ نبیؐ کا ارشاد ہے : لوگو! آنکھوں میں سرمہ لگایا کرو' سرمہ آنکھوں کے میل کو دور کرتا ہے اور بالوں کو

اگاتا ہے۔

۴۔ گندگی سے بچانے کے لیے آپؐ نے کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اس قسم کی تفصیلی ہدایات سے کتب احادیث بھری پڑی ہیں' اور یہ ہیں اسلامی زندگی کے وہ دلکش خدوخال جن کی بدولت مومن کی زندگی میں وہ غیر معمولی کشش اور جاذبیت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسلام سے ناآشنا اللہ کے بندے بھی بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

وضو اور غسل کے فوائد :

وضو اور غسل کے جسمانی فوائد کے علاوہ درج ذیل روحانی اور اخلاقی فوائد بھی ہیں :

۱۔ وضو کرنے کے بعد جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شعوری طور پر وہ خود محسوس کرنے لگتا کہ اللہ تعالٰی کے سامنے حاضر ہونے کی حالت دنیا کی دیگر تمام حالتوں سے لازماً مختلف ہے۔

۲۔ وضو اور غسل لوگوں کو بار بار پاک اور صاف ہوتے رہنے پر مجبور کرتے ہیں اور ان میں نظافت کی حس اس قدر بیدار کر دیتے ہیں کہ آدمی خود نجاستوں اور کثافتوں سے بچنے لگتا ہے۔

۳۔ اس سے اپنے نفس' اپنے وجود اور حال کا جائزہ لیتے رہنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ انسان کا ظاہر اس کے باطن کی عکاسی کرتا ہے۔ جسمانی طہارت اور صفائی عقائد و افکار اور اخلاق کی پاکیزگی کی مظہر ہے۔

اسلام کا نظام طہارت ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک ہے۔ اس میں نہ اتنی سختی ہے کہ زندگی تنگ ہو کر رہ جائے اور نہ اتنی نرمی کہ پاکیزگی ختم ہو کر رہ جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ہمیں اسلام کے ان سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فہرست مراجع

یونٹ نمبر5

ابوداؤد، سنن ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، مکتبہ امدادیہ ملتان

۱۔ جلیل احسن ندوی، سفینہ نجات، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور ۱۹۹۵ء

۲۔ جلیل احسن ندوی، زادِ راہ، اسلامک پبلی کیشنز:۱۹۹۹ء

۳۔ عمر پوری، عبدالغفار حسن، انتخاب حدیث، اسلامک پبلی کیشنز:۱۹۹۸ء

۴۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم الاحادیث، ادارہ معارف اسلامی، لاہور

۵۔ مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دارالحدیث قاہرہ، ۱۹۹۱ء

۶۔ نعمانی، محمد منظور، معارف الحدیث (جلد سوم) دارالاشاعت اردو بازار کراچی

۷۔ یوسف اصلاحی، آدابِ زندگی، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۹ء

۸۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دارالفکر، بیروت ۱۹۸۱ء